شعری مجموعہ

ادراکات

ایمان وعقیدت کا افکار کا گلدستہ

اخلاق ونصیحت کا اشعار کا گلدستہ

تصنیف

حضرت مولانا شاہ محمد جمال الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم

خطیب جامع مسجد ملے پلی ، وصدر مدرس دار العلوم حیدرآباد

صاحبزادہ سلطان العارفین حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بہ اہتمام

حافظ مولوی فضل الرحمٰن محمود

اِنتساب

احقر اس شعری تصنیف کو محترمہ امی جان مدظلہا - اور
ابا جان رحمۃ اللہ علیہ اور اساتذہ کرام سے
معنون کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے جن کی
تعلیم و تربیت اور صحبت بابرکت سے ظاہری اور باطنی تعلیمات پر مشتمل
یہ چند نظمیں زیب قرطاس ہو گئیں۔
قبولیت اور مقبولیت کیلئے اللہ ہی پر بھروسہ ہے۔
اللہ ہی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ہر خیر عطاء فرمائے - اور
ہر شر سے ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین

خادم الاولیاء

محمد جمال الرحمٰن مفتاحی

خطیب جامع مسجد ملے پلی حیدر آباد۔ ۲۸

فہرست مضامین

سلسلہ	عناوین	صفحہ
۱	انتساب	۳
۲	حروف اولین	۵
۳	دیباچہ	۷
۴	باب حمد	۹
۵	باب نعت	۱۴
۶	باب عقیدہ	۳۱
۷	باب اخلاقیات	۳۹
۸	باب معرفت و فیوض شیخؒ	۶۳
۹	رباعیات	۶۸
۱۰	باب متفرقات	۷۰
۱۱	باب دعاء	۷۶

حروفِ اولین

احقر کو اس کتاب کے بارے میں یا اس کی تفصیلات سمجھانے کسی لمبی چوڑی تمہید کی ضرورت نہیں اور نہ برادر محترم **شاہ محمد جمال الرحمٰن** صاحب مدظلہٗ کے تعارف کی چنداں ضرورت ہے۔ مشک کا تعارف کرانے کی ضرورت نہیں۔ عطر اور خوشبو اپنا تعارف خود ہی کرا لیتے ہیں۔ اس کا مہکنا خود ہی مقام و مرتبہ اور قیمت کا اندازہ دے دیتا ہے۔

البتہ اس خیر میں شریک ہونے کو سعادت سمجھ کر یہ چند سطور سپردِ قلم کئے جا رہے ہیں۔ ابتداءً اپنے وطن مغل گدہ تعلقہ شادنگر ضلع محبوب نگر میں حفظ قرآن اور قرأت و تجوید کی تکمیل کی، پھر مدرسہ مفتاح العلوم جلال آباد یو پی میں حضرت مسیح الأمت حضرت مولانا مسیح اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے زیر اہتمام اور زیر سرپرستی علوم ظاہری کی تکمیل فرمائی اور برادر محترم مولانا مفتی نوال الرحمٰن صاحب مدظلہ کو بھی اسی جامعہ سے فراغت کی سند حاصل ہے۔ ان دونوں بھائیوں نے نہ صرف یہ کہ علوم ظاہری کو خوب محنت سے حاصل فرمایا بلکہ حضرت مسیح الأمتؒ کی زیر تربیت مجلسوں، صحبتوں اور خدمت میں رہ کر تربیتی تعلق قائم رکھا۔ پھر خود والد ماجدؒ کے مجاہدات، قربانیاں اور ریاضتوں اور دعاؤں اور ان کی صحبت بابرکت نے بہت جلد تربیت باطن کی راہیں استوار کر دیں پھر باطنی علوم کی تکمیل اور راہِ حق کے اعتماد پر والد ماجدؒ نے ہم بھائیوں کو اجازت و خلافت سے سرفراز فرمایا۔ ظاہر و باطن کی یہ جامعیت بھی بہت کم ہی کسی کے حصہ میں آتی ہے۔ شمال سے ولی اللٰہی نسبتیں اور جنوب سے کمال اللٰہی علم و حال کی جامعیت نے سونے پر سہاگہ کا کام کیا ہے۔

جہاں تک مولانا کے مشاغل اور مصروفیات کا تعلق ہے اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ شاید ہی کوئی دن ایسا گزرتا ہوگا جس میں کوئی نہ کوئی پروگرام نہ ہوتا ہو۔ ایک طرف کئی ایک مدارس و جامعات اور دینی اداروں کی سرپرستی، مشاورت، دوسری طرف دعوت و تبلیغ کی محنت، تیسری طرف معرفت ربانی کی پیاس بجھانے سینکڑوں لوگوں کا رجوع رہتا ہے اور حسب حیثیت و ضرورت بقدر ظرف و استعداد لوگ استفادہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں حاسدوں کے حسد اور نظر بد سے محفوظ فرمائے اور خوب دین و نعمت کا کام لے۔ مولانا کی تقاریر کے کیسٹس بھی اب منظر عام پر آرہے ہیں اور برادر محترم کے کئی مضامین بھی تحریر کردہ موجود ہیں۔ حسب موقع اشاعت کے مرحلہ میں آجائیں گے۔ اس وقت ایک شعری تصنیف و تخلیق ہدیہ ناظرین ہے۔ جس میں آپ کو ہر قسم کے مضامین ملیں گے۔ حمد و نعت، توحید ورسالت، آخرت اور انسانیت، صحبت شیخ ظاہری و باطنی، تعلیمات اور اصلاح معاشرہ اور دیگر کئی عنوانات کے ذیل میں یہ کتابچہ عکس جمال کے نام سے شائع ہو کر مقبولِ عوام و خواص رہا، اہل ذوق و نظر کی تڑپ اور تقاضے کو ملحوظ رکھ کر بنامِ ادراکات مزید کلام جدید و تصحیح کلام سابق مع جدت عناوین یہ ایک پر مغز منظوم سرمایہ مربوط اور منضبط صورت میں منصۂ شہود پر جلوہ گر ہے۔

یہ اور اس طرح کی کتابیں جو اشاعت کے مرحلہ میں آرہی ہیں، یہ صرف اللہ کا فضل ہے۔

کیا فائدہ فکر بیش و کم سے ہوگا ہم کیا ہیں جو کوئی کام ہم سے ہوگا
جو کچھ ہوا ہوا کرم سے تیرے جو کچھ ہوگا تیرے کرم سے ہوگا

آیئے پڑھیے استفادہ کیجیے اور ہمارے لئے دعا کیجیے۔ والسلام

شاہ کمال

دیباچہ

از: شاہ عبدالقیوم صاحب جاوید مدظلہ خلیفہ حضرت شیخؒ

رحمٰن کے بادۂ جمال کا جام اولین پیش ہے۔ یہ مختصر مجموعہ کلام صاحبزادہ حافظ محمد جمال الرحمٰن مفتاحی سلّمہ، کی نظم گوئی کی پہلی کوشش ہے۔ اُنھوں نے شریعت و طریقت کی خوشبو میں مہکی ہوئی فضاؤں میں آنکھ کھولی۔ کمسنی ہی میں قرآن مجید حفظ کرلیا اور اپنے والد ماجد حضرت الحاج شاہ صوفی غلام محمد صاحبؒ کی سرپرستی میں مفتاح العلوم جلال آباد سے علوم ظاہری کی تکمیل فرمائی۔ چونکہ توارث اور ماحول سے بھرپور استفادہ رہا ہے اسلئے شعر کے پیمانہ میں خالص صہبائے علم وعرفان کی چاشنی ملتی ہے۔ ان کی شاعری مجرد لذت کوش نہیں دعوت عشق ومعرفت حق ہے۔ اپنی ہی ایک نظم میں لکھا ہے۔

بسیرا کرنے والو ظلمتوں میں
مجھے دیکھو ہدایت کا دیا ہوں

صاحبزادہ ممدوح سچے سالک راہِ طریقت ہیں۔ مزاج میں صحویت کے ساتھ محویت کا امتزاج ہے۔ جو والد ماجدؒ کے فیضانِ صحبت کا ثمرہ ہے۔ اشعار میں سلوک وتصوف کا رنگ صاف جھلکتا ہے۔

وجود حق عیاں مجھ سے ہوا ہے
ولیکن ذات حق سے میں جدا ہوں

وہ فن شاعری کو اشاعت دین ونعت ہی کی خاطر استعمال کرتے ہیں۔ مجرد انسانی جذبات اور خواہشات کی عکاسی انھیں گوارا نہیں ہے۔ اس جانب اشارہ کرتے ہوئے لکھا ہے ؎

ہوجائے جو مخل اسلام میں تمہارے
دنیائے شاعری میں رکھو نہ یوں قدم تم

غیر کے مدح و ذم سے بلند ہوجانا قادری تصوف کا امتیازی حال ہے۔ صاحبزادہ ممدوح بحمد للہ اس حال سے نوازے گئے ہیں ؎

پسند آئے جمال اللہ کو بس
بلا سے کوئی کہہ ڈالے برا ہوں

باعتبار فن انھیں حضرت الحاج محمد عبدالرحیم صاحب دردؒ سے تلمذ حاصل ہے۔ دعا ہے کہ اللہ عزوجل اس سعی کو قبول فرمائے اور آئندہ مساعی کو تبلیغ دین واشاعت احسان کا ذریعہ بنائے۔ آمین

احقر

جاوید

لکچرر، گورنمنٹ جونیر کالج،
محبوب نگر (موظف)

بابِ حمد

حمد

ہم سے کبھی ممکن نہیں کامل ثنا تیری خدا
محدود ہم تعریف ہے بے انتہا تیری خدا

خیر اور شر نیک اور بد مخلوق ہیں تیری مگر
شر سے بری خیر محض ذات علیٰ تیری خدا

عیب و نقائص سے بری مخلوق ہو سکتی نہیں
سبحان و کامل ذات ہے سب سے جدا تیری خدا

حاجت روائی ہر نفس ہر ایک کی کرتا ہے تو
ہر آن ہے ہر آن ہے سب پر عطا تیری خدا

اسباب کی سب صورتیں رکھیں برائے امتحاں
دراصل کل عالم میں ہے کُن کی صدا تیری خدا

گن پائیں تیری نعمتیں یہ خارج از امکان ہے
اس درجہ کثرت سے ہوئی ہم پر عطا تیری خدا

کرتا جمالؔ اقرار ہے اس بات کا ہر حال میں
بارانِ رحمت ہم پہ ہے بے شک سدا تیری خدا

حمد

خالق کون و مکاں اپنا اللہ
مالک ہر دو جہاں اپنا اللہ

حاشر کل انس و جاں اپنا اللہ
غافر ما عاصیاں اپنا اللہ

قادر مطلق وہ رحمٰن و رحیم
شان جسکی کن فکاں اپنا اللہ

ہے ہر اک شئے اس کی قدرت کا نشاں
ہے ہر اک شئی سے عیاں اپنا اللہ

کوئی بتلادے مجھے ایسی جگہ
کہ نہ ہو لوگو جہاں اپنا اللہ

کوئی کیونکر کر سکے اس کی ثناء
سب مکیں اور لامکاں اپنا اللہ

ظاہر و باطن رکھو یکساں جمالؔ
ہے یقیناً غیب داں اپنا اللہ

حمد رب العٰلمین

آپ نے سب کچھ بنایا آپ رب العٰلمین
دین و نعمت سے نوازا آپ رب العٰلمین

جسم و روح و رزق و روزی اور دولت علم کی
آپ کے ہیں سب عطایا آپ رب العٰلمین

یہ سماعت ، یہ بصارت ، یہ تعقل ، یہ کلام
آپ کے ہیں سب ہدایا آپ رب العٰلمین

یہ زمیں و آسماں اور آفتاب و ماہتاب
آپ نے ان کو سجایا آپ رب العٰلمین

علم و عرفاں، دین و ایماں فضل سے دیکر ہمیں
آپ نے ہم کو سنوارا آپ رب العٰلمین

ہم کو سیدھا راستہ ملنا کبھی ممکن نہ تھا
آپ نے اس کو دکھایا آپ رب العٰلمین

ذکر ہر دم آپ کا ہو جائے اب حالِ جمالؔ
آپ سے ہی سب نے پایا آپ رب العٰلمین

حمد

تری شان کن فکاں ہے تری ذات لامکاں ہے
تری قدرتوں کا مظہر یہ زمیں وآسماں ہے

تو ہے ہر ایک شئی کا خالق تو ہر ایک شئی کا رب ہے
ہے ہر ایک تجھ سے ظاہر تو ہر ایک سے عیاں ہے

تو ہر ایک شئی کا اول تو ہر ایک شئی کا آخر
تو ہر ایک شئی کا ظاہر تو ہر ایک میں نہاں ہے

کہاں کون ہے اکیلا تو ہے سب کے ساتھ ہر دم
تیرا قول اسپہ شاہد تیرا صاف یہ بیان ہے

ترا اک حقیر بندہ ہے جمالؔ مضطرب یہ
تری رحمتوں کا جویا ترا ایک حمد خواں ہے

حمد

قلب میرا آشیانہ ہوگیا
مستقل ان کا ٹھکانا ہوگیا

پھر بھی ان کی دید کا اتنا ہے شوق
گویا ملکر اک زمانہ ہوگیا

تذکرہ کرتا ہوں انکا روز وشب
ذکر گویا آب ودانہ ہوگیا

غیر سے اب ہوگیا بیزار دل
ان کو کیا پایا فسانہ ہوگیا

پاس میرے کچھ نہیں تھا اصل میں
وہ ملے پھر میں خزانہ ہوگیا

ان کا ممنون کرم ہوں دم بدم
شکر ہے دل شاکرانہ ہوگیا

جو پڑھا سورۂ رحمٰن جمالؔ
بس یہ پڑھنا ہی بہانہ ہوگیا

بابِ نعت

نعت شریف

میرے آقا محمد ہیں کتنے حسیں
کتنا روشن بدن کتنی روشن جبیں

پوری دنیا میں ایسا ہوا ہے کہیں
کوئی ایسا بنایا گیا ہی نہیں

کام ان کا سراپا خدا کی رضا
ان کی ہر بات محکم بڑی دلنشیں

ان کی خاطر سجائے گئے آسماں
ان کی خاطر بنائی گئی ہے زمیں

میرے آقا کا مسکن ہے کتنا حسین
رشک کرتی ہے جس پر وہ خلد بریں

کیوں نہ ہو اپنی قسمت پہ نازاں جمالؔ
شاہ دنیا و دیں اس کے دل کے مکیں

نعت شریف

مرے مقتدا محمد ﷺ
مرے پیشوا محمد ﷺ

سر حشر میرے شافع
مرے آسرا محمد ﷺ

وہ رسول بن کے آئے
وہ کلام حق سنائے

میں تھا راہ حق کا طالب
مرے زاہ نما محمد ﷺ

مری آنکھ ان سے روشن
مرا دل ہے ان سے تاباں

ہیں وہ نور حق سراپا
مرے پر ضیا محمد ﷺ

ہے زباں پہ ذکر ان کا
مرے دل کے وہ مکیں ہیں

مری زیست کے ہیں ساماں
شہ دوسرا محمد ﷺ

ہے جمال مضطرب کی شب و روز آرزو یہ
مرے ائے خدا مسلسل صلی علی محمد ﷺ

نعت

تعریف حقیقی شاہ رسل اللہ نے کی ہے قرآں میں
اخلاق عظیمہ کے حامل ہیں آپ کلام رحمٰں میں

مطلوب جسے ہو حب خدا وہ آپ کا تابع ہوجائے
اس راز کو ہم نے پایا ہے اک آیت آل عمراں میں

اوروں کی طرح سے باتوں میں جو آپ سے اونچا بولے گا
اعمال فنا ہوجائیں گے یہ بات ہے ثابت قرآں میں

کیا آپ کا رتبہ عرض کروں اے نور خدا اے شمس ہدیٰ
گر آپ کو کہہ دے کوئی برا پھنس جائے سدا وہ نیراں میں

جو آپ کا قائل ہو دل سے اور آپ کا پیرو ہوجائے
لاریب نہیں ہے کوئی کمی اب اس کے یقین و ایماں میں

ہیں آپ کے ممنوں انس و جن اور آپ کے ممنوں حیواں بھی
یہ رتبہ عظمیٰ آپ کا ہے اس عالم عدل و احساں میں

دنیا میں اطاعت حاصل ہو عقبیٰ میں شفاعت کامل ہو
مقبول ہو یہ ارماں ہے یہی اللہ، جمال الرحمٰن میں

نعت

قلم میرا قاصر زباں میری عاجز، محمدؐ کی عظمت بتاؤں میں کیسے
ہیں محبوب رب وہ امام الرسل وہ، فضائل مکمل سناؤں میں کیسے

نہ پیدا ہوا ہے کوئی مثل ان کا، نہ ہوگا کوئی تا قیام قیامت
بھلا پھر بتائے کوئی مجھ سے اتنا مثال محمدؐ دکھاؤں میں کیسے

بہت دشمنوں نے بدی ان میں ڈھونڈی بڑی کوششوں پر بھی پائی نہ کوئی
میں شیدا و مشتاق و مداح ان کا بتاؤ بتاؤ بتاؤں میں کیسے

ہمارے لئے کلفتیں لاکھ سہہ کر عطا کی ہے دین اور ایماں کی نعمت
یہ احسان اعظم بھلاؤں میں کیسے یہ احساس سب کو دلاؤں میں کیسے

درودوں سلاموں کی بارش ہو یا رب نبی مکرم شفیع الوریٰ پر
جمالؔ اس دعا پر قلم روکتا ہوں مگر دل کی حسرت مٹاؤں میں کیسے

نعت

عرب میں حبیب خدا اللہ اللہ
جہاں بھر میں ان کی صدا اللہ اللہ

خدا خود ہی تعریف کرتا ہے جن کی
کہو کیسی ہوگی ادا اللہ اللہ

ہیں اخلاق عالی محمدؐ کے اتنے
ہوا جو بھی دیکھا فدا اللہ اللہ

قیامت میں آقاؐ سے کوثر عطا ہو
میں جب بن کے پہنچوں گدا اللہ اللہ

جماؔل اپنے آقا کو اتنا منالو
کہیں ہم میں تیرے سدا اللہ اللہ

نعت شریف

عقائد سے خصائل کو سدھارا ہے محمدؐ نے
خدا کی یاد سے دل کو سنوارا ہے محمدؐ نے

وعیدوں کا سبق دیکر معاصی سے بچایا ہے
فضائل سے اطاعت پر اُبھارا ہے محمدؐ نے

گلستان بنی آدم تھا پژمردہ رزائل سے
سکھا کر خُلق قرآنی نکھارا ہے محمدؐ نے

نبیؐ کی سنتوں سے زندگی جس کی مزین ہو
کہا اس کو دو عالم میں ہمارا ہے محمدؐ نے

جمالؔ مضطرب پیش نظر اُسوہ نبیؐ کا ہو
گزارو وقت جیسا کہ گزارا ہے محمدؐ نے

نعت شریف

جاگزیں قلب میں ان کی تصویر ہے
زندگی جن کی قرآں کی تفسیر ہے

علم و اخلاق کی روشنی ہے جہاں
وہ نبی مکرمؐ کی تنویر ہے

خُلق احسن کی تعبیر چاہو اگر!
اپنے آقا محمدؐ کی تعبیر ہے

پر اثر سب سے بہتر نصیحت سنو
خاتم الانبیاء کی ہی تذکیر ہے

حق تعالیٰ کی ملتی ہے جس سے رضا
دل سے سردار عالم کی توقیر ہے

اس کا ایمان مقبول ہرگز نہیں
جس کے دل میں محمدؐ کی تحقیر ہے

سارے عالم کی اصلاح کے واسطے
سب سے اعلیٰ محمدؐ کی تدبیر ہے

پیروی ان کی جن کو میسر ہوئی
نعمتوں سے بھری اس کی تقدیر ہے

نام آقاؐ کا سن کر مچلتا ہے دل
دلکشی کی عجب اس میں تاثیر ہے

اے جمالؔ آدمی کتنا خوش بخت ہے
مشغلہ جس کا نعتوں کی تحریر ہے

نعت محمد ﷺ

اسم محمدؐ کتنا پیارا
لب کرتے ہیں صاف اشارا

سچ کی رونق چہرے پر ہے
سچے ہیں وہ دل نے پکارا

سارے ستارے پھیکے دیکھے
جس نے کیا ہے ان کا نظارا

نفسی نفسی حال محشر
ایک محمدؐ سب کا سہارا

وہ ہیں خاتم سب نبیوں کے
قرآں میں یہ رب نے اتارا

سب دنیا کے وہ ہیں پیمبرؐ
اب کس کا ہے اس میں اجارا

ان کی محبت شرطِ ایماں
ان سے نفرت اپنا خسارا

آقاؐ کا ہلکا سا کرشمہ
دیویں شہادت سنگ و خارا

کتنا اہم ہے ان کا اشارہ
جس سے ہوا ہے چاند دو پارا

تیری سعادت پھر کیا کہنے
آقاؐ کہہ دیں تو ہے ہمارا

دیکھو جمالؔ مضطر آخر
کب ہوتا ہے ان کا نظارا

اوصافِ نبوی ﷺ

محمدؐ شرافت کا اعلیٰ نمونہ
محمدؐ کرامت کا اعلیٰ نمونہ

کہا دشمنوں نے بھی صادق ہمیشہ
محمدؐ صداقت کا اعلیٰ نمونہ

امیں وہ لقب پائے سارے جہاں میں
محمدؐ امانت کا اعلیٰ نمونہ

خدا کی اطاعت نبیؐ جی سے سیکھیں
محمدؐ اطاعت کا اعلیٰ نمونہ

بشیراً نذیراً سراجاً منیراً
محمدؐ ہدایت کا اعلیٰ نمونہ

کبھی گفتگو وہ مزاحی بھی کرتے
محمدؐ ظرافت کا اعلیٰ نمونہ

نمونہ ریاضت کا کل زندگی ہے
محمدؐ ریاضت کا اعلیٰ نمونہ

وہ اُلفت ، محبت کے پیکر سراپا
محمدؐ حمایت کا اعلیٰ نمونہ

بلا قتل وخوں سارے ملکوں پہ چھائے
محمدؐ سیادت کا اعلیٰ نمونہ

بڑے معرکوں میں بھی ثابت قدم تھے
محمدؐ شجاعت کا اعلیٰ نمونہ

جمالؔ انکے اوصاف گننا ہے مشکل
محمدؐ خلافت کا اعلیٰ نمونہ

نعت

دیا ایمان کا دل میں جلایا ہے محمدؐ نے
اسے انوار علمی سے سجایا ہے محمدؐ نے

محبت اور خدمت کا عجب جذبہ اُبھارا ہے
خرد حیراں ہے آخر کیا پلایا ہے محمدؐ نے

جہاں کی سرزمین پُرخار تھی گل کو ترستی تھی
وہاں اک گلشن خضراء اُگایا ہے محمدؐ نے

جہاں والوں کے ہاں بس صنف نازک ایک حیواں تھی
متاعِ خیر کا رتبہ دلایا ہے محمدؐ نے

گرا رکھا تھا مردوں نے اسے قعر مذلت میں
مساواتی شرف دے کر اُٹھایا ہے محمدؐ نے

رسوم جاہلیت کو کچھ اس انداز سے میٹا
انھیں قدموں تلے اپنے دبایا ہے محمدؐ نے

جو راعی تھے مویشی کے وہ دنیا کے ہوئے رہبر
کہو رتبہ بڑھایا یا گھٹایا ہے محمدؐ نے

خرد مندو بتاؤ فہم قرآنی بھی دی ہے یا
صحابہ کو فقط قرآں رٹایا ہے محمدؐ نے

جمالؔ مضطرب جاگو سراپا خیر بن جاؤ
سبق ہم کو خصوصی یہ پڑھایا ہے محمدؐ نے

نعت

حسن احمدؐ پر فدا ہیں آفتاب و ماہتاب
حسن صورت، حسن سیرت مصطفیٰ کا لاجواب

ایسی خوشبو تھی پسینہ میں محمدؐ کے مرے
ہیچ ہیں اس کے مقابل مشک وعنبر اور گلاب

تشنہ لب تھی روح انساں، تھا جہاں ظلمت کدہ
بن کے آئے میرے آقا اس جہاں میں آب وتاب

تربیت اصحاب کی یوں کی میرے سرکارؐ نے
رحمتوں کو عام کرنے چھا گئے مثل سحاب

سارے عالم میں انوکھا کارنامہ آپؐ کا
مختصر مدت میں لائے سب سے بہتر انقلاب

دور ہی سے کانپتے تھے سربراہان جہاں
معجزاتی طور پر بخشا تھا حق نے رعب داب

زندگی ان کی نمونہ سارے لوگوں کیلئے
طفل ہو یا سن رسیدہ یا جوان ذی شباب

جس طرح قرآن ہے ایک نورانی کتاب
مصطفیٰ کی زندگی تفسیر ربانی کتاب

اے جمالؔ مضطرب پڑھتے رہو ان پر درود
رحمتیں برسائیں ان پر حق تعالیٰ بے حساب

احسانات رحمت عالم ﷺ

افکار سدھارے جس نے
اوہام مٹائے جس نے
اخلاق سنوارے جس نے
کردار نکھارے جس نے
اس ذات محمدؐ پر سو جان سے قرباں ہوں

انسان کو بخشی راحت
اللہ سے لے کر نعمت
وہ نور ہیں ایسا جس نے
دنیا سے مٹائی ظلمت
اس ذات محمدؐ پر سو جان سے قرباں ہوں

مسکیں سے محبت کرتے
بیکس کو سہارا دیتے
مظلوم جہاں بھی ہوتے
وہ اُن کی مدد فرماتے
اس ذات محمدؐ پر سو جان سے قرباں ہوں

امت کے جو غم میں روتے
راتوں کو بہت کم سوتے
انسان ہدایت پائیں
اکثر جو دعائیں دیتے
اس ذات محمدؐ پر سو جان سے قرباں ہوں

اس سوز سے فرماتے
ہر آنکھ میں آنسو آتے
دشمن کی اذیت سہہ کر
نام اس کا دعا میں لاتے
اس ذات محمدؐ پر سو جان سے قرباں ہوں

کیا ایک جمالِ الرحمٰن
ہر ایک ہے ان پر قرباں
لائے جو کتاب فرقاں
پڑھ پڑھ کے سنائے قرآں
اس ذات محمدؐ پر سو جان سے قرباں ہوں

حُبِ نبی ﷺ

نبیؐ کی اطاعت محبت نبیؐ کی
سنن سے محبت محبت نبیؐ کی

بڑی جانفشانی سے امت کو جوڑا
ہے اُمت کی وحدت محبت نبیؐ کی

غریبوں، یتیموں کو وہ چاہتے تھے
یتیموں پہ شفقت محبت نبیؐ کی

صحابہ تھے ان کی نگاہوں میں تارے
صحابہؓ سے اُلفت محبت نبیؐ کی

گناہوں کو ہرگز گوارا نہ کرتے
گناہوں سے نفرت محبت نبیؐ کی

یہ دنیا کی دولت بھی ہے کوئی دولت
بڑی سب سے دولت محبت نبیؐ کی

جمالؔ حزیں بات یہ یاد رکھنا
درودوں کی کثرت محبت نبیؐ کی

نعت رسول ﷺ

دل میں یاد نبی آگئی
قلب میں روشنی آگئی

جب مدینہ پہنچنا ہوا
روح میں تازگی آگئی

ان کے احسان اتنے ہوئے
چشم ما میں نمی آگئی

اک نظر آپ کی جو پڑی
راہ پر زندگی آگئی

فیض سنت کا یہ ہے جمال
زیست میں چاشنی آگئی

نبیٔ افضل ﷺ

نبیٔ اول نبیٔ خاتم نبیٔ افضل نبی ہمارے
شفیع اعظم شفیع عالم شفیع اول نبی ہمارے

خلیق وہ ہیں رووف وہ ہیں رحیم وہ ہیں کریم وہ ہیں
صفات عالی سے متصف وہ نبیٔ اکمل نبی ہمارے

حسین چہرہ حسین اعضاء حسین گیسو حسین مجسم
وجیہ وہ ہیں ملیح وہ ہیں نبیٔ اجمل نبی ہمارے

نجات پاجائیں سارے انساں بروزمحشر وہ سرخرو ہوں
اسی کی کوشش میں رات اوردن رہے ہیں بیکل نبی ہمارے

جمالؔ فکر نبی یہی تھی سبھی ہوں مؤمن سبھی موحد
اسی کے غم میں اسی کی دعاء میں رہے مسلسل نبی ہمارے

نعتیہ قطعہ

خُلق باطن میں آپؐ اکمل ہیں
حسن ظاہر میں آپؐ اجمل ہیں
بے تامل پہ عقل کہتی ہے
کل خلائق میں آپؐ افضل ہیں

دعائیہ قطعہ

مجھے ہر طرح کا تفوق عطا ہو
تری ہر صفت پر تصدق عطا ہو
کھلے جس سے راز معیت احاطت
مرے فکر میں وہ تعمق عطا ہو

باب عقیدہ

توحید

ماسوی اللہ ہر کوئی محتاج ہے
حق تعالیٰ کا جہاں پر راج ہے

پالنے والا سبھی کو ایک رب
اور باقی پلنے والے سب کے سب

مانگنا غیروں سے کیسے ہو روا
رب سے مانگو صرف رب حاجت روا

عزت و ذلت اسی کے ہاتھ میں
قوت و صحت اسی کے ہاتھ میں

دافع آفات بھی اللہ ہے
قاضی حاجات بھی اللہ ہے

نذر و منت غیر کی جائز نہیں
اور عبادت غیر کی جائز نہیں

اس جہاں میں گر کئی ہوتے خدا
نظم عالم منتشر رہتا سدا

خالقِ کونین ہی معبود ہے
حق تعالیٰ ہی فقط مسجود ہے

اے جمالؔ مضطرب کہہ دے یہ صاف
صرف بیت اللہ کا جائز طواف

رسالت

عقل انساں مختصر محدود ہے
ذاتِ خالق پاک لا محدود ہے

فرض ہے اللہ کو پہچاننا
فرض ہے مرضی خدا کی جاننا

معرفت اللہ کی دشوار تھی
رہبری انسان کو درکار تھی

اس لئے اللہ نے بھیجے رسولؐ
آکے وہ بتلائے سب زریں اصول

سب سے آخر میں محمد مصطفیٰؐ
آکے دکھلائے خدا کا راستہ

سارے انساں مان لیں ان کو رسولؐ
تاکہ ہوئے زندگی بہتر قبول

اے جمالؔ مضطرب ان کو نہ بھول
ورنہ ساری محنتیں ہوں گی فضول

آخرت

مقصدِ تخلیق انساں امتحان زندگی
دیکھنا ہے کون کرتا ہے جہاں میں بندگی

اس جہاں میں نیک کو پوری جزا ملتی نہیں
اور بد کردار کو پوری سزا ملتی نہیں

اسلئے لازم ہے ہونا ایک دن سب کا حساب
تا کہ پائیں نیک نعمت اور پالیں بد عذاب

ایسے دن کا نام ہے یوم الجزاء یوم الحساب
لکھ رہے ہیں دو فرشتے سارے کاموں کی کتاب

سارے انسانوں کا اس دن حشر ہوگا لازمی
نامۂ اعمال کا بھی نشر ہوگا لازمی

نیک لوگوں کے لئے جنت سجی تیار ہے
اور بُروں کے واسطے دوزخ بڑی تیار ہے

اے جمالؔ مضطرب ہے روز محشر آسرا
اک شفاعت مصطفیٰؐ کی اور اک فضل خدا

توحید و توکل

دیکھو نہ تم ادھر ادھر
رکھو خدا پہ بس نظر

انجام ترک باب رب
رسوائی ہوگی در بدر

مانگو خدا سے خوب خوب
چھوڑو نہ تم کوئی کسر

سجدہ کہیں روا نہیں
اس کا فقط ہے ایک در

ارض و سماء اسی کا ہے
اس کے ہیں سارے بحر و بر

خالق ہے ایک ذی اثر
بالذات خلق بے اثر

نفع و ضرر کے باب میں
بیکار سارا مال و زر

بے چوں چرا، ہو پیروی
ہرگز نہ ہو اگر مگر

خوف خدا ہو قلب میں
آنسو بنیں گے پھر گہر

جھکتا رہے جمالؔ کا
آگے فقط خدا کے، سر

احوالِ محشر

حشر کی کچھ سنو خبر
کرلو قبول کچھ اثر

بیگانہ ہوگا ہر نفر
بیکل رہے گا ہر بشر

کوئی نہ کام آئے گا
بیٹا ، بہن نہ ماں ، پدر

آنکھیں اُٹھیں گی اس طرف
ٹہریں گے مصطفٰی جدھر

میزان پر ملیں گے وہ
یا ہوں گے آپؐ حوض پر

کوثر پئے گا متبع
سیراب ہوگا خوب تر

ہوگا جو کوئی بدعتی
اس کی خبر ہے پرُ خطر

انجام ترک اتباع
رسوائی ہوگی در بہ در

کفر و نفاق کا صلہ
نار و جحیم گرم تر

پائیں گے اجر مومنیں
جنت ملے گی پرُ ثمر

ہوجائے شفقت نبیؐ
فضل خدا جمالؔ پر

بنیادی تعلیم

ممکن نہیں جہاں ہو جہاں گر کوئی نہ ہو
ہر شئے کی پرورش تو ہو پرور کوئی نہ ہو

گویا ہے نظم ارض و سما اور عقل بھی
لازم ہے اک الہ سے بڑھ کر کوئی نہ ہو

آنکھوں کے باوجود ضروری ہے روشنی
کیوں عقل ہی کے واسطے خاور کوئی نہ ہو

راہیں جہاں میں جبکہ نظر آتی ہیں بہت
ممکن یہ کس طرح ہے کہ رہبر کوئی نہ ہو

ہوجائے جگ میں عام براہیم کا طریق
منشاء ہے یہ الہ کا آذر کوئی نہ ہو

شیطان و نفس کا یہ وطیرہ رہا سدا
اچھی کسی بھی بات کا خوگر کوئی نہ ہو

بھیجا ہے حق نے دین و نبیؐ آخر و اتم
اے کاش ایسے دین سے باہر کوئی نہ ہو

سیکھو یہ خلق خاص بھی خیرالانام سے
مہماں ہو یا ہو میزباں دوبھر کوئی نہ ہو

امن و امان کے لئے لازم ہے اے جمالؔ
خوفِ خدا ہو منکر محشر کوئی نہ ہو

نتیجۂ خیر و شر

مسلماں نام ہے اس کا جو خوگر ہو اطاعت کا
کسوٹی ہے مسلماں خود ہی اسلامی صداقت کا

خدا کی ان عطایا کا ولی ہے جو محافظ ہے
سماعت کا بصارت کا تکلم کا امانت کا

نہیں آساں نہیں آساں برائی سے بچے انساں
نہ ہو اقرار ہی جب تک رسالت کا قیامت کا

جو تھامے ہاتھ مرشد کا طلب میں حق تعالیٰ کی
بھلا دے دل سے راحت کو یہ رستہ ہے ریاضت کا

جو قرآں اور سنت کو سمجھ لے گا بصیرت سے
وہ قابل ہے امامت کا ولایت کا خلافت کا

برائی اور بھلائی کرنے والے اجر پائیں گے
گناہوں اور نیکی کا شرارت کا شرافت کا

ہیں راہیں دو ہی دنیا میں کھلا یہ راز قرآں سے
ہے اک رستہ سعادت کا اور اک رستہ شقاوت کا

گریزاں ہو جو لینے سے ہدایت کا پیام حق
کرے گا سامنا اک دن ندامت کا خجالت کا

جمالؔ مضطرب کی یا الٰہی بس دعا یہ ہے
ملے رتبہ ولایت کا شہادت کا صداقت کا

عقیدۂ ختم نبوت

محمد مصطفیٰ کی تا قیامت
مسلسل ہے نبوت اور رسالت

مزین ہو گیا ہے آنے سے ان کے
مکمل ہو گیا ہے قصرِ نبوت

فضیلت مصطفیٰ کی ہے نرالی
ذرا دیکھو کہ کیسی ہے نزاکت

نبوت کی بدایت بھی انہی سے
انہیں پر ہے نبوت کی نہایت

نئے دین کی رہی کیا اب ضرورت
ہے کامل دین کامل ہے حفاظت

نہیں اب کوئی گنجائش کسی کی
مدلل ہے مشیّد ہے وضاحت

کہے بعد محمد مصطفیٰ جو
ملی مجھ کو نبوت یا رسالت

وہ جھوٹا ہے فریبی ہے یقیناً
جمالؔ مضطرب کردے صراحت

بابِ اخلاقیات

ندائے قرآں

قرآں ہے بہر مسلم، مسلم برائے قرآں
ہر لمحہ زندگی پر مسلم کی چھائے قرآں

دل غم سے خوں نہ ہو کیوں اس جہل جاں ستاں پر
آنکھوں پہ سر پہ رکھ کر سمجھا نہ جائے قرآں

عاری رہیں گے کب تک قرآں کے نور سے دل
طاقوں کو گھر کے آخر کب تک سجائے قرآں

ترکش میں تیر سارے خالی تری کماں ہے
جزداں میں رہ کے شیطاں سے کیا بچائے قرآں

گمراہ بھی ہوا اور ذلت بھی پائی تو نے
راہوں میں زندگی کی کھو کر ضیائے قرآں

قرب ورضائے رب کا احساس جاگ اُٹھے
کچھ اس طرح تڑپ کر کوئی سنائے قرآں

مانا جہاں میں بے شک ان گنت ہیں کتابیں
ہے کام کی ابد تک کوئی سوائے قرآں

آیت پہ ایک درجہ ہوگا بلند بے شک
پائے گا آخرت میں تالی جزائے قرآں

کمیاب ہوگئے ہیں دنیا میں ایسے مسلم
قرآن جن کو روکے جن کو چلائے قرآں

قرآن پر ہو شیدا اتنا جمالؔ دل سے
حالت تری بتادے تو ہے فدائے قرآں

دعوتِ انقلاب

توحید کی آواز سے دنیا کو جگا دو
مخلوق پرستی کے خیالات مٹادو
آتش کدۂ کفر کی لوَ تیز ہے لوگو
پھر دعوت ایمان کی بارش سے بجھادو
عنوان سے انصاف کے اب ظلم بپا ہے
قرآن سے برہان سے حق کیا ہے بتا دو
بے دین جو افراد ہیں حیراں و پریشان
اکرام سے نرمی سے انہیں دین سکھادو
امراض دل وروح سے بے چین ہے انساں
اخلاق کی اذکار کی اب ان کو دوا دو
مٹتا نہیں اسلام مٹانے سے کسی کے
خوش فہم دماغوں کو سلیقہ سے بتادو
بارود لئے آج کا نمرود کھڑا ہے
کیا خوب ہو فیضان براھیم دکھا دو
کفار سمجھتے ہیں مسلمان ہیں بزدل
تم اپنی شجاعت کی ہوا پھر سے جمادو
پوری ہو تمنائے جمالؔ اب تو الٰہی
پھر غلبۂ اسلام کا وہ دور دکھا دو

ترانہ

درسِ اُخوت پھیلائیں گے
عدل کا پرچم لہرائیں گے

ایماں ہی میں امن واماں ہے
انسانوں کو سمجھائیں گے

ازم ہیں جتنے آج جہاں میں
سب کے نقائص بتلائیں گے

نسل کو اپنی علم حق کا
جامۂ ذیشاں پہنائیں گے

حسن عمل کا پیکر بن کر
دینی باتیں سکھلائیں گے

بد امنی ہے بد خلقی سے
سب لوگوں کو بتلائیں گے

خُلق نبیؐ کے نور وضیاء سے
عالم کو پھر چمکائیں گے

آؤ جمالؔ مضطر کا یہ
عزم وارادہ اپنائیں گے

رحمتِ الٰہی کے حصول کا طریقہ

ہر نفس اللہ کا تو نام لے
احمد مرسل کا دامن تھام لے

ایک وہ ہیں پیشوا سب مقتدی
رہنمائی ان کی ہر ہر گام لے

کر سنن کی پیروی اخلاص سے
روزِ محشر ان کے ہاتھوں جام لے

بھیج ان پر الصلوٰۃ والسلام
رحمتوں کا دس گنا انعام لے

تجھ سے خالق خوش رہے اور خلق بھی
حق تعالیٰ تجھ سے دینی کام لے

مختصر سی زندگی میں کر عمل
آخرت میں تا ابد آرام لے

ڈر خدا سے متقی بن متقی
پھر خدا سے ہر جگہ اکرام لے

خیر اندیشوں میں تیرے ہے جمالؔ
خیر سے پڑھ اس کا یہ پیغام لے

تغیر حقیقت

انسان ہے انساں کا دشمن ، یہ کیسا تغیر آیا ہے
ہر مسکن منبع شر و فتن ، یہ کیسا تغیر آیا ہے

اشرار شریفوں میں شامل ، اشراف ذلیل و خوار ہیں اب
پرُخار جہاں ہے اب گلشن ، یہ کیسا تغیر آیا ہے

معیار عجب اب بدلا ہے بدخواہ کو سمجھے ہیں ناصح
تغییر حقیقت اب اک فن ، یہ کیسا تغیر آیا ہے

غفلت ہے دوامی عقبیٰ سے دو روز کی دنیا کی خاطر
سب جھونک دیا ہے تن من دھن ، یہ کیسا تغیر آیا ہے

کیا فرق کریں در خیر و شر جب حال ہوا اتنا ابتر
اب فرق نہیں در مرد و زون ، یہ کیسا تغیر آیا ہے

اب صاف ، حلال و پاکیزہ ، مالوں پہ قناعت عنقا ہے
اعزاز بنا ہے کالا دھن ، یہ کیسا تغیر آیا ہے

تجھ سا بھی جمال الرحمٰن اب اشعار کو موزوں کرتا ہے
بدنام نہ ہو جائے یہ فن ، یہ کیسا تغیر آیا ہے

پیغام محبت اور اخلاق باطنی

ہر روز ہی لڑتے ہو یہ بھی کوئی جینا ہے
وہ قلب ہے ناکارہ جس قلب میں کینہ ہے
آیاتِ الٰہی سے معمور یہ دنیا میں
جو حق کو نہ پہچانا وہ بھی کوئی بینا ہے
جو چیز شریعت نے ممنوع بتائی ہے
اس چیز کو بھولے سے کھانا ہے نہ پینا ہے
جس قلب میں ایماں ہے تمثیل سے یوں سمجھو
وہ قلب حسیں خاتم ایمان نگینہ ہے
کتنے ہی حسین منظر ہیں بیچ نگاہوں میں
بس ایک نگاہوں میں آقاؐ کا مدینہ ہے
ظاہر بھی مطہر ہو باطن بھی مزکیٰ ہو
یہ تقویٰ ، طہارت ہی ہر خیر کا زینہ ہے

کر رشک جمالؔ اس پر خوش بخت ہے وہ کتنا
پیغامِ محبت سے معمور جو سینہ ہے

جزائے عمل

ذکرِ حق سے دل اُجالا پائے گا
ظلمتوں کا گھپ اندھیرا جائے گا

نیک و بد جو بھی عمل ہم نے کیا
سامنے اس کا نتیجہ آئے گا

ہر عمل ہے ویڈیو میں قدرتی
دیکھ لے گا جب دکھایا جائے گا

بدنظر انجام سے ہے بے خبر
ہے خبر؟ اس کا صلہ مل جائے گا

سچی توبہ ہو گناہوں سے اگر
حق تعالیٰ رحمتیں برسائے گا

باز تو آتا نہیں عصیان سے
غور سے سن، ایک دن پچھتائے گا

بہرِ رحمت مال رحمٰن نے دیا
کب تلک محتاج کو ترسائے گا

راہِ حق میں جان دیدے اے جمالؔ
پھر حیاتِ جاودانی پائے گا

حسنِ نظر

نظر میں نظر اب نظر آ رہی ہے
حقیقت ہر اک شئی کی دکھلا رہی ہے

مری زندگی بھی عجب زندگی ہے
اِدھر آ رہی ہے اُدھر جا رہی ہے

بھلائی برائی کسی آدمی کی
مزاج اس کا کیسا ہے بتلا رہی ہے

سنبھل ہوش میں آ عمل ٹھیک کر لے
حوادث سے پیہم صدا آ رہی ہے

اُٹھو شرک و بدعت کا کر دو صفایا
گھٹا شرک و بدعت کی پھر چھا رہی ہے

لہ کل شئی قرآں کی آیت
کسی کا نہیں کچھ یہ سمجھا رہی ہے

جمالؔ حزیں روز و شب فکر عقبیٰ
مجھے راز جینے کا سمجھا رہی ہے

حسن کردار کی دعوت

رب اعلیٰ نے انعام و احساں کیا
فضل سے ہم کو علم اور عرفاں دیا

جہل کی گندگی سے مطہر کیا
نورِ قرآں سے ہم کو منور کیا

شکر میں اب بنے زندگی بندگی
بندگی کے لئے ہی ملی زندگی

ہر نفس فکر دینی ہو سب کے لئے
زندگی وقف ساری ہو رب کے لئے

امتی اک مثالی نمونہ بنے
علم و عرفان کا اک خزینہ بنے

ہم سبھی خُلق احسن کا پیکر بنیں
اور نبیؐ کی اطاعت کے خوگر بنیں

حسن کردار سے ہم مثالی بنیں
ہم کمالی، جمالی، نوالی بنیں

مثل انصار ہو جستجو علم کی
اور حق کی صفت خوب ہو حلم کی

ہے جمالؔ حزیں کی یہ دل سے دعا
کام لے دین کا ہم سے ربِ علیٰ

افکار پاکیزہ

اگر اشغال بہتر ہوں تو ہوں افکار پاکیزہ
اگر افکار ستھرے ہوں تو ہوں اشعار پاکیزہ

دکھاؤ راہِ حق سب کو سکھاؤ علم حق سب کو
اشاعت علم حق کی ہو تو ہوں اطوار پاکیزہ

خدا ہے سننے والا جاگزیں دل میں یہ ہو جائے
یقیناً آپ کی ہو جائے گی گفتار پاکیزہ

ادا اموال سے کر دیں حقوق عبد و حق کامل
تو ہو جائیں گے سب اموال کے انبار پاکیزہ

بڑوں میں جب بدی پھیلی، ہوئی برباد نسل نو
اگر اس کو بنانا ہو تو ہوں معمار پاکیزہ

وزارت میں صدارت میں اگر رنگ عمرؓ آئے
ممالک پُرسکوں ہو جائیں ہوں سردار پاکیزہ

اگر اخلاق اسلامی سے سب مسلم سنور جائیں
تو ہو جائیں کدورت سے دل اغیار پاکیزہ

خدا کو حاضر و ناظر جو سمجھیں ہر گھڑی ہر سو
مسلمانوں کے ہو جائیں گے پھر کردار پاکیزہ

جمال ایسا پڑھیں سمجھیں عمل فرمائیں قرآں پر
میسر جس سے ہوں اوصاف اور آثار پاکیزہ

مقام مسلم اور مشورے

مسلمانو ! ہے کیا قسمت تمہاری
شہ لو لاکؐ بھی نعمت تمہاری

سکھاؤ دین حق خلق خدا کو
عبادت بھی ہے یہ خدمت تمہاری

بنالو توشہ عقبیٰ بعجلت
تغافل میں نہ ہو رحلت تمہاری

خدا کا خوف تھا جب تک دلوں میں
شہنشاہوں میں تھی ہیبت تمہاری

کرو تفویض رب ہر کام اپنا
یہی ہے اصل میں حکمت تمہاری

کسی کو تم سے کوئی ہو اذیت
اسی میں ہے نہاں ذلت تمہاری

نہ مانو قول پیغمبرؐ اگر تم
یقیناً آگئی شامت تمہاری

نبیؐ لائے ہیں چوں کہ دین اکمل
لہٰذا ناروا بدعت تمہاری

جو چاہو نار سے بچنا ہمیشہ
رہے بہر خدا طاعت تمہاری

نہ جتلاؤ کبھی احساں کسی پر
ملے گی خاک میں دولت تمہاری

کرو کچھ کام ایسے زندگی میں
ملائک بھی کریں مدحت تمہاری

کرے گی سرنگوں دونوں جہاں میں
سزا بن جائے گی نخوت تمہاری

بھڑک جائے کبھی غصہ تو پی لو
جوانمردی ہے یہ جرأت تمہاری

خلاف دیں نہ کوئی کام کرنا
اطاعت میں بڑھے شدت تمہاری

اگر ایمان کامل ہو میسر
چہ معنی پست ہو ہمت تمہاری

تمہیں دیکھیں تو رحمٰں یاد آئے
جمالؔ ایسی تو ہو نسبت تمہاری

زریں اُصول

دیکھو اگر کسی میں تم عجز و انکسار
سمجھو کہ فضل حق کا اس پر ہے بے شمار
کنجی ملی ہوئی ہے ہر خیر کی اسے
ہوتے رہیں گے اس پر افضال بار بار

کبر وغرور ونخوت مذموم ہیں صفات
اللہ کے یہاں وہ بے حد ہیں ناگوار
صبر و رضا توکل عمدہ صفات ہیں
اللہ پر توکل ایمان میں شمار

غیض وغضب نہیں ہے اللہ کو پسند
محبوب حق تعالیٰ بندہ ہے بردبار
جو کچھ دیا ہے حق نے اس پر ہوں مطمئن
انمول ہے قناعت انجام پُر بہار

اعجابِ نفس مہلک وقاتل ہے اے جمالؔ
مانگو پناہ رب کی ہر روز بار بار

محبت کس سے؟

عز و جاہ و جلال فانی ہے
سارا مال و منال فانی ہے

جائیدادیں ، حکومتیں ، عہدے
ملک و اہل و عیال فانی ہیں

حظ و نعمت ، شباب اور راحت
غم و حزن و ملال فانی ہے

باغ و برگ و شجر حجر ذرے
اور کوہ ہمال فانی ہے

بحر و بر و زمیں ، فلک سارے
نجم و شمس و ہلال فانی ہے

کر محبت فقط خدا ہی سے
ساری خلقت جمال فانی ہے

محاسبہ

دیکھنا ہے زندگی میں دین لائے یا نہیں
اپنی نسلوں کو جہنم سے بچائے یا نہیں

رحمت عالم نے دیں پر جان وتن قرباں کیا
ہم نے اس پر اپنے آنسو بھی بہائے یا نہیں

ساری رسمیں جاہلیت کی مٹائے مصطفیٰ
ہم بھی سب رسموں رواجوں کو مٹائے یا نہیں

رحمت للعالمین کی شان رحمت کا اثر
اپنے ماتحتوں پہ کر کے بھی دکھائے یا نہیں

فقر و فاقہ سے یتامیٰ جا بجا بے چین ہیں
اہل ثروت ان کے حق میں کام آئے یا نہیں

دل دیا اللہ نے اپنی محبت کے لئے
دیکھ لیں اللہ کو دل میں بسائے یا نہیں

ساری گزری زندگی سرکارؐ کی تبلیغ میں
امتی اپنا فریضہ بھی چکائے یا نہیں

اے جمالؔ اللہ کا قرآں بڑا انعام ہے
خوب تم بھی اس کو سیکھے اور سکھائے یا نہیں

محنت کا ثمر

ہمنشیں نذر دل ہے چھوڑ نہ دے
ظرف نازک ہے اس کو توڑ نہ دے

پیروی کر کے اہل باطل کی
اپنا رخ راہِ حق سے موڑ نہ دے

دین کا ہے ستون نماز اپنی
دین کے اس ستون کو توڑ نہ دے

کر کے انفاق مال کا بے جا
حزب شیطاں سے خود کو جوڑ نہ دے

نیکیوں کو نہ کھو تحاسد سے
کوڑیوں کے عوض کروڑ نہ دے

ہر بھلائی کے بعد کر کے بدی
محنتوں کا ثمر نچوڑ نہ دے

حسن ظاہر کو اپنے چمکا کر
حسن باطن جمالؔ چھوڑ نہ دے

پیچ وخم

آؤ چلیں گے مل کر سوئے رسولؐ ہم تم
سہتے رہو گے کب تک شیطان کے ستم تم

دم بھر رہے ہو کب سے دشمن کی دوستی کا
یوں بند کر کے آنکھیں کھاؤ نہ پیچ وخم تم

باتوں میں اس کی آ کر راہ نبی نہ چھوڑو
کھو کر سرور قلبی پاؤ نہ رنج و غم تم

اس کے مقابلہ میں لے کر کلام رب کا
برہان حق کا ڈالو باطل کے سر پہ بم تم

قائم کرو نمازیں رب پر ہوں اپنے قرباں
سمجھو شریک حق کو ہر حال میں عدم تم

ہم پیشہ اس کے ہو کر شیطان بن جاؤ
خود ہی کرو نہ اونچا اضلال کا علم تم

نظم جمالؔ سن کر بولا تڑپ کے دشمن
کرتے ہو شعر کہہ کر کیوں نفس پر ستم تم

دو قافیے اک جدت

ادب ہی سیکھیں ادب سکھائیں ادب سکھانے کے گھر بنائیں
مگر یہ بہر رضائے رب ہو وگر نہ اس کا ثمر بتائیں

غلام بن جائیں خواہشوں کے عزیز عمریں گزاردیں یوں
یہ کیسی دانشوری ہماری حیا کے مارے نظر جھکائیں

صور کی تعریف کرنے والو انہی پہ سب کچھ لٹانے والو
صور کا خالق ثنا کا لائق اسی پہ سب مال و زر لٹائیں

ہمیں تفوق عطا ہوا ہے خدا کی جانب سے قدر کرلیں
خدا کے آگے ہی ہاتھ پھیلے خدا کے آگے ہی سر جھکائیں

نبی اکرمؐ نے جس شجر کو لہو سے سینچا ، بڑا کیا ہے
اسی کے پودے لگائیں ، ہر سو اسی پہ خون جگر بہائیں

فلاح کے ہوں جو کوئی جو یا وہ ایک میرا عریضہ سن لیں
خدا کی آیات کو سمجھ کر نبی کی طاعات کر دکھائیں

ابل پڑے ہیں شرور سارے بگڑ چکے ہیں طریق اکثر
کتاب و سنت کو تھام کر سب بچیں زراہ خطر بچائیں

ہے عصر حاضر میں عدل و انصاف نام کا اک حسین عنواں
اگر ہوں امن و اماں کے طالب جہاں کو عدلِ عمرؓ سکھائیں

خدا کے احساں میں غرق رہ کراسی کی طاعت سے ہوں گریزاں
میں منصفوں سے یہ پوچھتا ہوں نہیں ہے کیا دل حجر بتائیں

جمالؔ مضطر کی اس دعا کو قبولیت کا شرف عطا ہو
الٰہی بیت الحرم بلائیں نبی انورؐ کا در دکھائیں

انسانیت

(درس اُخوت)

(حیدرآباد کے فسادات سے متاثر ہوکر)

سارے انساں نسلِ آدم
ایک نہ ہوں کیوں مل کر باہم

سب انساں ہیں رشتہ عیاں ہے
جذبہ نفرت عبث جواں ہے

آؤ ہم اک کام کریں گے
درس اُخوت عام کریں گے

انس و محبت عام اگر ہو
دور یقیناً خوف و خطر ہو

مال اور جاں عصمت کی حفاظت
سارے انسانوں کی حاجت

پھر کیوں قتل و غارت جھگڑا
شر و فتنہ ، ڈاکہ ، سرقہ

کس نے بہیمیت کو ہوا دی
خونخواروں کو کس نے جگہ دی

آج کسی کو مارنے والو !
کل نہ مرو گے ؟ کچھ تو سوچو

کون جیا ہے کون رہا ہے
سب نے فنا کا جام پیا ہے
کلفت دے کر پاؤ راحت
کیا ممکن ہے؟ ہائے جہالت
جس نے فتن کو عام کیا ہے
اس کا برا انجام ہوا ہے
ظلم و ستم سے گر نہ رکیں گے
خون کے آنسو پھر روئیں گے
مان اگر لیں بات ہماری
تسکیں پائیں قومیں ساری
جب تک ہم سب نیک نہ ہوں گے
یاد رہے یہ ایک نہ ہوں گے

کاش سمجھ لے قوم الٰہی
بات جمالؔ الرحمٰن کی

اصلاحِ رسوم

نبیؐ کی سنتوں کا ہو اگر احیاء نکاحوں میں
پریشاں ہوں نہ پھنس کر پھر کوئی رسمی بلاؤں میں

ہے گھوڑا جوڑا اک لعنت یہ رسمیں مستقل زحمت
یقیں مانو جزا کے دن ندامت ہے حسابوں میں

کہاں یہ زیب دیتا ہے رقم لے مانگ کر دولہا
سوالی بن کے ذلت آ گئی ہے نوجوانوں میں

لگانا پینٹ ناخن کو یہ سہرا باندھنا سر پر
جہالت تا بہ کے آخر کہ دولہے ہوں نقابوں میں

لگانا مہندی ہاتھوں میں ہے زیبا صنف نازک کو
نظر آتا ہے مردانہ بھی کیوں شامل زنانوں میں

ہے سارا رقص و نغمہ رنگ رلیاں ذوق شیطانی
مسلماں آج کل گم ہیں انہی رنگیں خیالوں میں

یقیناً معصیت ہے مال کا بیجا لٹا دینا
یہ موسیقی کے ہنگاموں نمائش کے چراغوں میں

مہر اتنا ہی طے کرنا ادائی جس کی آساں ہو
کہ لازم ہے ادا کرنا شریعت کی نگاہوں میں

نہ ہو نیت اگر اس کے ادائی کی تو پھر سن لو
حیات ازدواجی ساری گزرے گی گناہوں میں

تشابہ غیر قوموں سے نہیں جائز مسلماں کو
لباسوں میں نہ شادی میں نہ رسموں اور رواجوں میں

بھلا دو ساری رسموں کو رواجوں کو خدارا تم
ضلالت سے نکل آؤ ہدایت کے اُجالوں میں

جمالؔ مضطرب یہ بات بھی سب پر عیاں کر دو
کہ جس نے دیں سے رخ پھیرا گھرا ہے وہ بلاؤں میں

اہم کام

کام جو اعلیٰ ہے لوگو دین پھیلانے کا کام
حکم رب اسوۂ نبی کا دل سے اپنانے کا کام

نفس کو اپنے رذائل سے بچا کر دوستو
باطن اپنا خلق احسن سے ہے چمکانے کا کام

صبر وزہد وانکساری شکر وجود واعتماد
بعد توحید ویقیں ان سب پہ جم جانے کا کام

کبر وعجب وبغض وکینہ بخل وحرص وبدظنی
ایسی سب بیماریوں سے عافیت پانے کا کام

نرم خوئی خندہ روئی خیر خواہی سوز دل
معنوئی ان طاقتوں سے لیس ہوجانے کا کام

علم وافر عزم محکم حوصلہ ہمت کے ساتھ
پرچم اسلام کو للہ لہرانے کا کام

جان ایماں جان عرفاں جان لیجئے اے جمالؔ
آتش عشق نبی سینوں میں سلگانے کا کام

بابِ معرفت و فیوضِ شیخؒ

محفل مرشد

جو سخت دلوں کو پگھلادے وہ درد بھری آواز یہاں
غافل کو بنادے جو ذاکر ایسی ہے صدائے ساز یہاں

ٹوٹے ہوئے دل سب جڑ جائیں بکھرے ہوئے موتی مل جائیں
بگڑے ہوئے انساں بن جائیں کھلتے ہیں کچھ ایسے راز یہاں

خلقت کی حقیقت کھلتی ہے خالق کا تعارف ہوتا ہے
تا عرش رسائی ہوتی ہے اونچی ہے بہت پرواز یہاں

ہر چیز سے عبرت لیتا ہے اشیاء سے خدا کو پاتا ہے
اس خاص صفت کا حامل ہے اک ایسا انوکھا باز یہاں

جو طاعتِ حق میں حارج ہو یا مرضی مولیٰ میں حائل
ایسی نہ سنیں گے بات کوئی ایسے نہ چلیں گے ناز یہاں

زر اپنا لٹادے بہر خدا سر اپنا کٹادے حق کے لئے
جو حب خدا میں مضطر ہو ایسا بھی ملا جانباز یہاں

یہ بات جمال الرحمٰن کی ہوتی ہے مسرت کا باعث
باتوں میں نبی ﷺ کی باتیں ہیں کاموں میں وہی انداز یہاں

نظر و اثر

مرے مرشد کی محفل میں کہوں کیا کیا نظر آیا
حقیقی علم و عرفاں کا رواں دریا نظر آیا

بحسب قابلیت علم بھی ہے اور علم والا بھی
گراں تھا جو بہت سودا بڑا سستا نظر آیا

علوم باطنی بھی علم ظاہر کی طرح پایا
اصح معنی میں اہل اللہ کا ترکہ نظر آیا

ہوں قرباں جس پہ عالم اور مشائخ اور سالک وہ
علیم و علم اور معلوم کا نکتہ نظر آیا

کہیں گے جو بھی کہنا ہو وضاحت سے دلائل سے
حقیقت سے بھرا ہر ایک یاں جملہ نظر آیا

بدلتا حال دیکھا اپنی آنکھوں سے مریدوں کا
کبھی روتا نظر آیا کبھی ہنستا نظر آیا

بنانے حق تعالیٰ کا حقیقی طور پر بندہ
عبادت ، استعانت کا اہم پنجہ نظر آیا

کتاب اللہ اور سنت ہی معیار عمل ٹھیرا
دخل غیروں کا ہرگز یاں نہیں ہوتا نظر آیا

نبی کی پیروی کل زندگی میں اس جگہ دیکھی
جنازہ نفس و شیطاں کا سدا اُٹھتا نظر آیا

نگاہوں سے بھی عاری تھا جمالِؔ مضطرب اصلاً
خدا نے اس کو دکھلایا اُسے ایسا نظر آیا

فیضانِ شیخؒ

علم صحیح پا کر ہو جاؤ دیں میں ضم تم
لہراؤ پھر جہاں میں اسلام کا علم تم

اس بات کو نہ بھولو اے دوستو عزیزو
حی سے حیات پا کر جیتے ہو دم بہ دم تم

معلوم تم ہو رب کے اس امر کو سمجھ لو
کس نے بتا دیا ہے کہ تھے محض عدم تم

قوت گرفت کی بھی قادر کی اک عطا ہے
جاگے شعور اتنا جب تھام لو قلم تم

ہو جائے جو مخل اسلام میں تمہارے
دنیائے شاعری میں رکھو نہ یوں قدم تم

رسی خدا کی تھامو اے طالبانِ رفعت
تا عرش جاسکو گے از عالمِ عجم تم

تخلیق ہے تمہاری خلقت میں سب سے احسن
عصیاں میں گھر گئے گر، ہو نگے سراپا ذم تم

اُٹھتی نہ تھی نگاہیں مومن کی مال وزر پر
اب بک رہے ہو لے کر افسوس دو درم تم

قرآن بھی ہے آساں دینِ نبی بھی آساں
مشکل انہی کو سمجھا کرتے ہو کیا ستم تم

غیرت یہ تھی تمہاری دین متیں میں لوگو
کرتے تھے تیغ حق سے منکر کا سر قلم تم

شعر جمالؔ سن کر احباب کہہ رہے ہیں
فیضانِ شیخ ہے یہ کرتے ہو جو رقم تم

فقر و امانت

خرد سائل ہے کیوں ہوں اور کیا ہوں
معمہ حل طلب ہوں یا بلا ہوں

یہ سمجھا تھا بصیرت کی کمی سے
کہ خاک و آب ہوں آتش، ہوا ہوں

ہوا ظاہر کلام اللہ سے یہ
کہ معلوم اور مخلوق خدا ہوں

خدا کی نعمتوں کا ہوں نظارہ
خدا کے نور سے ظاہر ہوا ہوں

وجود حق عیاں مجھ سے ہوا ہے
ولیکن ذاتِ حق سے میں جدا ہوں

قدیم اللہ واحد حق تعالیٰ
نئی ہر آن ہر شئے، میں بھی نیا ہوں

صفات کاملہ سے ہوں میں عاری
اُنھیں ہر لحہ حق سے لے رہا ہوں

نقائص کا ہوں مجموعہ اگرچہ
امین و مظہر کامل بنا ہوں

حقارت کی نگاہوں سے نہ دیکھو
فقیر حق غلام مصطفےٰ ہوں

ہزاروں نعمتوں سے ہوں مزین
بفضل رب شرف سے بے بہا ہوں

ہوا واقف امانت کی عطا سے
کہ ظالم ہوں جہالت کی ادا ہوں

مِرا یہ حوصلہ الحمد للہ
امانت کے اٹھانے کو اُٹھا ہوں

جہاں سارا بنا میرے لئے ، میں
عبادت کے لئے پیدا ہوا ہوں

انہی کی نعمتوں سے استفادہ
انہی کی معصیت کیا بے وفا ہوں

نہیں پائی اجازت خودکشی کی
لہٰذا حکم حق پر جی رہا ہوں

ٹھکانہ اصل میں جنت ہے میرا
یہاں تو ایک لغزش کا صلہ ہوں

بسیرا کرنے والو ظلمتوں میں
مجھے دیکھو ہدایت کا دیا ہوں

پسند آئے جمالؔ اللہ کو بس
بلا سے کوئی کہہ ڈالے بُرا ہوں

رباعیات

اللہ اور عبد کا رشتہ عجیب ہے
جس پر کھلے یہ راز بڑا خوش نصیب ہے
فانی اپنی ذات سے پھر دیکھ لے ذرا
اللہ تجھ سے دور نہیں ہے قریب ہے

حفظ امانت صدق مقال
حسن طبیعت اکل حلال
گر مل جائیں یہ اوصاف
پھر نہ کرو تم رنج وملال

چشمے، کنویں خدایا بے آب ہوگئے ہیں
خشکی زدہ زمیں تالاب ہوگئے ہیں
برسادے مولیٰ بارش آبی ذخیرے بھردے
بندے ترے خدایا بے تاب ہوگئے ہیں

حسانی ترجمانی

نہ دیکھا میری آنکھوں نے تمہارا سا حسیں کوئی
کسی عورت نے فرزند ایسا پایا ہی نہیں کوئی
جو منشاء آپ کا تھا گویا ویسے ہی ہوئے پیدا
نہیں ہے دیکھو نقص و عیب سرتا پا کہیں کوئی

جو شخص زباں کا سچا ہے
اور دل کا نظیف و ستھرا ہے
وہ شخص ہے افضل لوگوں میں
ارشاد رسول مولیٰ ہے

فقر میری اصل ہے
جو کچھ ہے فیض وصل ہے
مظہر مولیٰ بنا میں
یہ تو ان کا فضل ہے

بابِ متفرقات

حج، مناسک، جذبات

حرمین کا وہ منظر کیسا ہے پیارا منظر
دیکھا ہے کیا کسی نے اس سے انوکھا منظر

پروانے پھر رہے ہیں اطراف بیت حق کے
کعبہ بنا ہوا ہے روشن دِیا کا منظر

کیا جذبہ عاشقانہ کیا کیف والہانہ
سوز دعا کا منظر آہ و بکا کا منظر

ہر ایک کی زباں پر لبیک کی صدائیں
کیسا ہے والہانہ حبِ خدا کا منظر

سب کا لباس واحد مطلوب سب کا واحد
کیسی عجیب وحدت کتنا نرالا منظر

اسلام کی صدائیں اُٹھیں جہاں سے پہلے
تاریخ میں مثالی کوہِ صفا کا منظر

چکر لگا رہے ہیں مروہ ، صفا کا بندے
آنکھوں میں پھر رہا ہے حسن ادا کا منظر

حکم خدا پہ سارے عرفات میں کھڑے ہیں
اور یاد آرہا ہے روز جزا کا منظر

مشعر میں رات بیتی دن میں منیٰ میں پہنچے
دیکھو دعا کا منظر ، فضل خدا کا منظر

کنکر لئے ہوئے ہیں جمرات جا رہے ہیں
شیطان کے مقابل جنگی فضاء کا منظر

تکبیر چل رہی ہے کنکر برس رہے ہیں
رب کی رضا کی خاطر دیکھو خفا کا منظر

لاکھوں ہزاروں انساں قربانی دے رہے ہیں
صدق و صفا کا منظر ، عہد و وفا کا منظر

آنکھوں میں پھر رہا ہے اب تک جمالؔ کے وہ
پھیلی ہوئی حرم میں نوری فضاء کا منظر

مسجد

رب کی رضا کی خاطر مسجد بنانے والے
بہتر مکان کے ہیں جنت میں پانے والے

ایمان کی بشارت دی ہے نبی نے انکو
جو ہیں خدا کے گھر کو کثرت سے آنے والے

روئے زمیں پہ یہ سب سے حسیں جگہ ہے
فرمان مصطفٰے ہے سن آنے جانے والے

ذکر وعبادتوں سے معمور بھی رہے یہ
مطلوب رب یہی ہے ائے زر لگانے والے

تعمیر مسجدوں کی پاکیزہ مال سے ہو
مقبول حق جبھی ہے مسجد سجانے والے

رکھیں جو پاک نیت دیتے ہیں مال بہتر
سچے وہی ہیں مؤمن رب کو منانے والے

اللہ کی پکڑ سے وہ کیسے بچ سکیں گے
بے حرمتی کے مجرم مسجد گرانے والے

دیکھو جمال کتنے خوشبخت ہیں وہ بندے
دن رات بندگی سے رب کو منانے والے

محبوب سبحانیؒ اور عوام

علم و عمل کے پیکر پیران پیرؒ تھے
صبر و رضا کے خوگر پیران پیرؒ تھے

توحید کی طرف وہ بلاتے رہے سدا
دینِ متیں کے گوہر پیران پیرؒ تھے

اک پل بھی شرک و کفر گوارا نہیں کیا
اس کے تو تیز نشتر پیران پیرؒ تھے

بدعت سے ان کا ناطہ کبھی بھی نہ جڑ سکا
سنت کا صاف جوہر پیران پیرؒ تھے

کذب و نفاق آنکھ میں بھاتا نہ تھا کبھی
صدق و صفا کا نیر پیران پیرؒ تھے

نفع و ضرر بتایا خدا ہی کے ہاتھ میں
وہ عبدیت کے مظہر پیران پیرؒ تھے

لوگوں نے آج ان کی ہدایات چھوڑ دیں
نیکوں کی پیروی کی روایات چھوڑ دیں

پاکیزہ علم ان کا سارا بھلا دیا
توحید کا چراغ بھی گویا بجھا دیا

پاکیزہ سنتوں میں بدعت ملا دیا
لوگوں کو زہر رسم کا مہلک پلا دیا

بے عظمتی کو ان کی عظمت سمجھ گئے
رسم و رواج کو وہ شریعت سمجھ گئے

گمراہیوں کو راہِ طریقت سمجھ گئے
ناحق اُمور کو وہ حقیقت سمجھ گئے

توفیق نیک سب کیلئے مانگ اے جمالؔ
کر فضل خاص ہم پر مولائے ذوالجلال

بمسرّت تکمیل حفظ قرآن

حفظ قرآں کی جو تم کو نعمت ملی
یوں سمجھ لو دو عالم کی دولت ملی

فضل حق یہ اک تم پہ خصوصی ہوا
بیش قیمت دوامی فضیلت ملی

ایک اک حرف پر دس گنا نیکیاں
دیکھ کیسی خدا کی یہ رحمت ملی

تاج روشن کا مژدہ ہے ماں باپ کو
حفظ پر دیکھو کیسی کرامت ملی

اہل خانہ کی بخشش کا ساماں ہوا
کتنی بہتر تمہیں یہ سعادت ملی

جتنی آیات روز جزا پڑھ سکو
اتنے رتبے ملیں گے بشارت ملی

کتنا خوش بخت حافظ ہے دیکھو جمالؔ
اس کو قول الٰہی سے نسبت ملی

بابِ دعاء

دعاء

میرے خدایا کرم ہو پھر سے
تیرا وہ مکہ کا گھر دکھادے

نظر عطاکر ادب سکھا دے
رسول اکرم کا در کھادے

بہت پریشاں ہے قوم مسلم
مذمتوں کا شکار ہے وہ

سکون دے دے بنا معزز
دوبارہ دیں کا اثر دکھا دے

ملوک عالم بھٹک رہے ہیں
عوام ساری بہک رہی ہے

علوم حق کی ضیا عطا کر
وہ راہ خیر البشر دکھا دے

ہوائیں ایمان کی چلادے
فضائیں اسلام کی بنادے

وہ غلبہ حق کا جہاں بھر میں
تو اپنی قدرت سے کر دکھادے

بنا رہے ہیں دین حق کا خادم
جمالؔ مضطر سا بے نوا بھی

بنا کے اس کا بھلا مقدر
نہیں وہ قابل مگر دکھا دے

صدائے اسلام عام کردے
ضیاء ایمان تام کردے

دعاء جمال

نور قرآں سے خدا ہم کو منور کردے
علم نافع دے ترے ذکر کا خوگر کردے

تیرے دیں کے ہی رہیں تادم آخر خادم
سارے عالم کا الٰہی ہمیں رہبر کردے

ہم سے پائے نہ اذیت کبھی کوئی ہرگز
حسن اخلاق کا آقا ہمیں پیکر کردے

جو ہمیں دیکھ لے لائے ترے دیں پر ایماں
ایسے اوصاف کا مولیٰ ہمیں مظہر کردے

دونوں عالم میں سہارا ہے ہمارا تو ہی
کامیابی کو دو عالم میں مقدر کردے

دُعائیں اور مشورے

فضل مولیٰ سے میسر ہوا علم رحماں
شکر مولیٰ میں کرو خوب عمل بادل و جاں

سارے استاذ دعا گو ہیں تمہارے حق میں
حشر میں سب کی نگاہوں میں بنو تم ذیشاں

بی بی مریمؑ کی صداقت کو رکھو پیش نظر
آسیہؓ کی طرحِ اللہ سے مانگو ارماں

اُسوہ عائشہؓ در علم و تفقہ دیکھو
طاعت و زہد میں ازواج نبیؐ نور نشاں

فاطمہؓ کی سی حیادار سدا تم رہنا
فوز اس میں ہے نہاں اس میں نہیں وہم وگماں

حسن اخلاق ہے دراصل تمہارا زیور
بارہا تم نے پڑھا اور سنا اس کا بیاں

کہہ رہے ہیں سبھی استاذ تمہارے حق میں
ہے یہ اُمید کہ بخشش کا بنو گی ساماں

اس کے حق میں بھی کرو بیٹیو اللہ سے دعا
اس خطا کار کا ہے نام جمال الرحمٰن

قطعہ

(ایک دوست کی شاعری کے آغاز پر)

شاعری تیری ہو دینی ترجمان
تو ہو دینِ حق کا بہتر پاسبان
ہے دعا گو تیرے حق میں یہ جمال
تو رہے دونوں جہاں میں کامران

❁❁❁❁

قطعہ

کرتا رہوں عبادت یہ ہے دعا الٰہی
پاؤں میں ہر سعادت یہ ہے دعا الٰہی
ہوتی رہے نظر سے دل اور زبان سے بھی
قرآن کی تلاوت یہ ہے دعا الٰہی

❁❁❁❁

دعا

الٰہی میں فضل و کرم مانگتا ہوں
ترے دیں کا فہم اتم مانگتا ہوں

رہوں دینِ حق پر ہی قائم ہمیشہ
رہ دیں میں ثابت قدم مانگتا ہوں

میں محتاج ہر آن حاجت روا تو
عطا کر عطا دم بہ دم مانگتا ہوں

مرا قلب تڑپے محبت میں تیری
سبق ہائے حاتم اصمؒ مانگتا ہوں

تری دید جنت میں ہوگی یقیناً
لہٰذا وہ دارالنعم مانگتا ہوں

بنوں فیض مرشد سے محبوب یارب
سمجھ کر دعا یہ اہم مانگتا ہوں

مری والدہ کے لئے یا الٰہی
میں دونوں جہاں کے نعم مانگتا ہوں

جو استاد میرے ہیں ان کیلئے میں
رضا تیری با چشم نم مانگتا ہوں

مرے اقربا کے لئے میرے مولیٰ
دو عالم کا خیر اتم مانگتا ہوں

مرے ساتھیوں کو بنا اہل جنت
کرم پھر کرم پھر کرم مانگتا ہوں

وہ سب مانگتا ہوں بھلائی ہو جس میں
جمالؔ اور زور قلم مانگتا ہوں

دعاء

پیارے بچوں کو عزت ملے
دو جہاں کی سعادت ملے

حفظ قرآں کی دولت ملے
تاج روز قیامت ملے

حسن سیرت کا پیکر بنیں
اتقیا کی امامت ملے

خدمت دیں میں مصروف ہوں
راہ حق میں شہادت ملے

فہم قرآں آسان ہو
علم وفن میں مہارت ملے

جگمگاتا ستارہ بنیں
رہبروں کی قیادت ملے

علم وعرفاں ہو کامل نصیب
علم قرب و معیت ملے

حق و باطل رہیں ہویدا
ایسی کامل فراست ملے

فضل حق سے مقرب بنیں
رَوح وریحان وجنت ملے

مصطفیٰ کی شفاعت ملے
حق تعالیٰ کی رویت ملے

سنّت مصطفیٰ سے جمالؔ
ہر عمل میں حلاوت ملے

قطعہ

(ایک معلم الکوثر کی شاعری کے علم پر)

حافظ کی شاعری میں یارب شعور دے دے
اسلام پر مکمل اس کو عبور دے دے
مقبولیت عطا ہو رب جمال و یوسف
کونین کا الٰہی اس کو سرور دے دے

❀❀❀❀

مسرور کیوں نہ ہوں گے اشعار سے تمہارے
معمور جبکہ ہوں گے افکار سے تمہارے
لیکن جمالؔ وہ تو ہوں گے جبھی موثر
دیکھیں گے جب ملا کر کردار سے تمہارے

❀❀❀❀

ترجمانی کوثر

ہم نے کوثر تم کو دیا ہے
دو کاموں کو فرض کیا ہے
کرلو عبادت دو قربانی
اپنا دشمن سمجھو فانی

حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن صاحب قاسمی دامت برکاتہم

کی دیگر مطبوعہ کتابیں

- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام
- حالات اور تعلیمات محبوب سبحانیؒ
- زندگی میں غم کیوں؟ مصائب کیوں؟ علاج کیا؟
- نجات اور درجات کا راستہ
- سورۃ الکوثر کا پیغام امت مسلمہ کے نام
- ملفوظات۔ حضرت شاہ صوفی غلام محمدؒ
- تقلید کیا اور کیوں
- مختصر حالات مچھلی والے شاہ صاحبؒ
- معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
- ایمان، اجمال، تفصیل، تحقیق
- تلاوت قرآن آداب وفضائل
- نغمہائے نورانی (۱) (۲) (۳)
- دعائیں کس طرح قبول ہوتی ہیں
- امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
- تابدار نقوش
- آئینہ غلام
- استعانت کے طریقے
- تبرکات حرمین
- شفاعت ۔مفہوم، اقسام و درجات
- احوال دل
- ایمان واحسان
- بیعت
- تفسیر سورۃ الفاتحہ
- ھدایت اور راہ اوسط
- طریقہ صلوٰۃ وسلام
- سیر انفس
- کلام غلام
- دینی باتاں منظوم
- دو اہم مدارج
- مجاہدہ
- خوف الٰہی
- زکوٰۃ
- قربانی
- مکاتیب عرفانی
- پہلا درس بخاری
- ولایت
- درمانِ حرمین
- فیوض ونقوش
- سرزمین دکن میں
- کلمہ طیبہ
- سورۃ الاخلاص
- خودشناسی وحق شناسی
- سیدھا راستہ
- جنت
- دو برکت والی راتیں
- عکس جمال نعتیہ کلام
- الشجرۃ العالیہ
- شیطان سے جنگ
- دعوت وتبلیغ
- سکونِ دل
- مکتوبات غلام
- خدا کی پہچان
- دیدہ ودل
- علم اور اہل علم
- افکار سالک
- تین اللہ والے
- اِدراکات۔منظوم کلام